رسائل و مسائل

ابن العربی اور قتلِ حسینؓ

سوال: رسائل و مسائل حصہ ہفتم مطالعہ کرنے کا موقع ملا۔ صفحہ ۸۵، سطر ۱۵،
"ابن عربی کے اس قول کو غلط قرار دیا ہے کہ امام حسینؓ کا قتل شرعاً جائز تھا، کیونکہ وہ یزید کے بالمقابل مدعی خلافت تھے"۔

یہاں میں یہ بھی ذکر کروں گا کہ ابن خلدون نے ابن العربی کے قول کو غلط قرار دیا ہے کہ امام حسینؓ کا قتل شرعاً جائز تھا۔ کیونکہ وہ یزید کے بالمقابل مدعی خلافت تھے۔

گذارش ہے کہ آپ جو کچھ لکھیں کتاب کا حوالہ عنایت فرمائیں۔ اگر کتاب عربی میں ہے تو حوالہ کے ساتھ اُردو ترجمہ بھی بھیج دیجیے۔ میں خود تو ابن عربی کے متعلق کچھ نہیں جانتا لیکن ایک گدی کے مُریدوں کے ہاں ان کا بڑا درجہ ہے۔ جماعت کی مخالفت ان کے ہاں اس لیے بھی کی جاتی ہے کہ جماعت کے اہلِ علم امام ابن تیمیہؒ کو ان پر ترجیح دیتے ہیں۔

جواب: آپ کا خط ملا جس میں آپ نے رسائل و مسائل حصہ ہفتم میں منقولہ اس قول کا حوالہ طلب کیا ہے کہ ابن عربی کے نزدیک حضرت حسینؓ کا قتل شرعاً جائز تھا۔ کیونکہ وہ یزید کے بالمقابل مدعی خلافت تھے۔ آپ کے بقول یہ حوالہ اس لیے درکار ہے کہ کسی گدی کے مریدین کے ہاں ابن العربی کا بڑا درجہ ہے اور وہ جماعت کی مخالفت اس بنا پر کرتے ہیں کہ جماعت کے اہلِ علم ابن تیمیہؒ کو ابن عربی پر ترجیح

دیتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ جماعتِ اسلامی کے اہلِ علم کے متعلق یہ خیال صحیح نہیں۔ ہم ابن عربی اور ابن تیمیہؒ دونوں کو اُمت کے عظیم اسلاف میں شمار کرتے ہیں۔ میں اگرچہ اپنے آپ کو اہلِ علم میں شمار ہونے کا ہرگز اہل نہیں سمجھتا۔ لیکن میں قاضی ابوبکر بن عربی مالکی کے دینی افکار اور علمی افادات کا ادنیٰ خوشہ چین ہوں، ان کی شرح ترمذی (عارضۃ الاحوذی) اور احکام القرآن سے میں ہمیشہ استفادہ کرتا ہوں۔ ان کی کتاب "العواصم من القواصم" کا مطالعہ میں نے ان ایام میں کیا تھا۔ جب میں "خلافت و ملوکیت" پر اعتراضات کا جواب دے رہا تھا۔ اس وقت میں نے ان تمام کتابوں کو جمع کرنے اور انہیں بغور پڑھنے کی کوشش کی تھی۔ جن کا حوالہ میں نے اپنی بحث میں دیا تھا۔ اور وہ پوری بحث اب "خلافت و ملوکیت پر اعتراضات کا تجزیہ" کے نام سے چھپ چکی ہے۔

بعد میں عدالتی ذمہ داریوں کی بنا پر میں اسلام آباد منتقل ہوگیا۔ اور وہ پورا ذخیرۂ کتب اب میرے پاس محفوظ نہیں۔ آپ کا خط آنے پر میں نے العواصم من القواصم بڑی مشکل سے کہیں سے عاریتًہ لی اور حضرت حسینؓ کے بارے میں جو کچھ مصنف نے لکھا ہے، اُسے دوبارہ پڑھا۔ میری ناقص رائے اب بھی یہی ہے کہ حضرت حسینؓ اور یزید کا موقف بیان کرنے میں اُنہوں نے افراط و تفریط سے کام لیا ہے۔ ایک طرف انہوں نے یزید کو عظیم المنزلت قرار دیتے ہوئے اُسے صحابہ و تابعین کے اس زمرے میں داخل کیا ہے جن کے قول و فعل قابلِ اقتدا ہیں۔ دوسری طرف وہ کہتے ہیں کہ حضرت حسینؓ کے خلاف جن لوگوں نے جو قدم بھی اُٹھایا۔ وہ بربنائے تاویل تھا۔ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فتنوں سے بچاؤ کے لیے جو کچھ فرمایا تھا، اسی کی بنا پر حضرت حسینؓ کے خلاف قتال کیا گیا۔ کیونکہ آنحضرت نے فرمایا تھا کہ "جو شخص بھی اس اُمت کی جمعیت میں تفریق پیدا کرے، جو بھی ہو اُسے تلوار کی ضرب لگاؤ" (...... فاضربوہ بالسیف کائنا من کان) یہ ارشادِ نبوی کی بالکل غلط، من مانی تاویل اور اہلِ سنت کے مسلک سے انحراف ہے۔

میرے لیے یہ مشکل ہے کہ میں پوری عبارتیں مع ترجمہ نقل کر دوں جب کہ ضروری

مباحث مولانا مرحوم اور اس عاجز کی تحریروں میں مطبوعہ موجود ہیں۔ یہ بتا دینا بھی مناسب ہوگا کہ قاضی ابوبکر ابن العربی (متوفی ۵۴۳ھ) وہ محی الدین ابن العربی (متوفی ۶۴۰ھ) نہیں ہیں جو مشہور اہلِ تصوّف الشیخ الاکبر کے لقب سے معروف ہیں اور "فتوحاتِ مکیہ" جن کی تصنیف ہے۔ یہ وحدت الوجود کے زبردست قائل و داعی ہیں۔ یہ دونوں بزرگ اندلس ہی میں پیدا ہوئے اور بعض لوگ غلطی سے دونوں کو ایک سمجھ لیتے ہیں۔ العواصم من القواصم، الدار السعودیۃ للنشر، قاہرہ اور جدہ سے چھپی ہے اور قاضی ابوبکر ابن العربی کی تصنیف ہے۔

قاضی ابوبکر، شیخ محی الدین، ابن تیمیہ کسی کا کلام بھی وحی کا درجہ نہیں رکھتا۔ ابن تیمیہؒ نے اپنے معاصرین اور بعض دوسرے اہلِ علم کے خلاف جو اندازِ بیان اختیار کیا ہے، وہ بھی بلاشبہ نہایت تند و تیز ہے، خود ان کے جلیل القدر شاگرد امام ذہبی نے اس کی بڑی شکایت کی ہے۔ ابن تیمیہ نے ایک مجلس میں ایک سے زائد طلاق کو ایک طلاق رجعی شمار کیا ہے، جو مذاہبِ اربعہ، بلکہ ظاہریہ کے مسلک کے خلاف ہے۔ مگر ابن تیمیہ نے تلوار اور قلم سے دین کی جو خدمت کی ہے، وہ قابلِ قدر اور موجبِ اجر ہے، ان شاء اللہ!

بہرکیف ہم سب بزرگوں کا اکرام و احترام کرتے ہیں خواہ وہ ابوبکر ابن العربی ہوں، محی الدین ابن العربی ہوں یا ابن تیمیہ ہوں یا دوسرے ائمہ سلف ہوں۔

(غلام علی)

ترجمان القرآن ماہ جولائی، اگست میں متعدد غلطیاں ہیں، ان کی تصحیح کا اندراج کرنے کے لیے اس پرچے میں جگہ نہیں۔ اگلے شمارے میں پیش کر دی گئی۔

(ادارہ)